141646-روزے کی حالت میں ماہر سرجن ترکیز کھو بیٹھے تو کیا روزہ نہ رکھے؟

سوال

ایک ماہر سرجن ڈاکٹر روزانہ تقریبا چار سے پانچ آپریشن کرتا ہے، یعنی دوسرے معنوں میں وہ چار یا پانچ افراد کی زندگیوں کا ذمہ دار ہے، اور روزے میں اسے مشقت ہوتی ہے وہ ترکیز کھو بیٹھتا ہے، اور یہ کام یعنی آپریشن باریک بینی سے عمل چاہتا ہے، تو کیا ڈاکٹر روزہ نہ رکھے، یہ علم میں رہے کہ سارا سال اس کا یہی کام ہے صرف ہفتہ میں ایک چھٹی ہوتی ہے؟

پسندیدہ جواب

رمضان المبارک کے روزے ہر عاقل و بالغ اور مقیم و تندرست شخص پر فرض ہیں؛ کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

.{اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزے فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو، یہ گنتی کے چند دن ہیں، تو تم میں سے جو کوئی مریض ہو یا سفر پر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے}.البقرۃ (183–184).

اور پھر روزہ دین کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے جن پر اسلام کی بنیاد قائم ہے، جیسا کہ معلوم ہے کہ یہ دین کی ان اشیاء میں شامل ہوتا ہے جس کا علم ہونا ضروری ہے، اسلامی ممالک میں ہر چھوٹا اور بڑا اس کی تعظیم پر پرورش پاتا ہے، اور اس کی تعظیم کرنا مسلمانوں کی فطرت میں شامل ہو چکی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{یہ سن لیا تو اب اور سنو! جو کوئی بھی اللہ کے شعائر و نشانیوں حرمت تعظیم کرے یہ اس کے دل کی پرہیزگاری کی وجہ سے ہے}.الحج (32).

مزید آپ سوال نمبر (38747) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اللہ کی تعظیم کرتے ہوئے اس شعار کی بھی تعظیم کرے، اور اس میں سستی و کاہلی کرنے سے اجتناب کرے، اور اسے قائم کرنے اور اس کی ادائیگی کی ہر ممکن کوشش و سعی کرے جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے؛ اور اگر اس کے لیے روزے کی حالت میں کام کرنا مشکل ہو اور مشقت کا باعث بنتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا کام دن کی بجائے رات کو کر لیا کرے.

جب ایسا کرنا ممکن ہو، اس قسم کے عام آپریشن رات کو کیے جاسکتے ہیں، لیکن ایمرجنسی آپریشن کے علاوہ باقی تو رات کو کرنے ممکن ہیں، جس طرح دن کو ہوسکتے ہیں رات کو بھی ہوسکتے ہیں جیسا کہ بہت سارے ڈاکٹروں کی عادت بھی ہے.

اور اگر اس کے لیے اپنا کام رات کو کرنا ممکن نہیں تو اس کے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی سالانہ چھٹی رمضان المبارک میں حاصل کیا کرے، یا پھر اگر ممکن ہوسکے تو کچھ چھٹیاں رمضان میں لے لیا کرے تاکہ روزے کے لیے بالکل فارغ ہو.

اور اگر اس کے لیے ایسا کرنا بھی ممکن نہیں، اور وہ کوئی ایسا دوسرا کام بھی نہیں پاتا جس میں رمضان المبارک کے روزے رکھ سکے، اور کام چھوڑنے سے اسے نقصان و ضرر ہوتا ہے تو پھر اس کے لیے اس دن روزہ چھوڑنے کی اجازت ہوگی جس میں اسے بالفعل مشقت ہوتی ہو، یہ نہیں کہ صرف خدشہ کے پیش نظر وہ روزہ ہی نہ رکھے کہ اسے مشقت ہوگی.

اورپھر بعد میں وہ ان روزوں کی قضاء ہفتہ وارچھٹیوں میں کرلیا کرے، یا پھر دوسرے دن جس میں روزہ رکھنا ممکن ہو، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ان روزوں کی قضاء دوسرا رمضان شروع ہونے سے قبل مکمل کرلے.

شرح منتھی الارادات میں درج ہے :

"جس شخص کا کام کاج سخت اور شدید ہواوراسے کام ترک کرنے سے ضرر و نقصان ہوتا ہو، اوراسے ضائع ہونے کا خدشہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھے، اوراس کی قضاء کرے، اما آجری نے یہی بیان کیا ہے" انتھی

دیکھیں : شرح منتھی الارادات (478/1).

اورالموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"احناف کا کہنا ہے : کاریگرا پنے اخراجات کا محتاج ہے مثلانا نبائی اور کٹائی کرنے والا شخص، جب اسے یہ معلوم ہو کہ اگر وہ اپنا کام کریگا اوراسے کام کی بنا پر نقصان و ضرر ہو گا تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے، لیکن مشقت و ضرر سے قبل اس کے لیے روزہ چھوڑنا حرام ہے" انتھی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (57/28).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

"مکلف کے لیے رمضان المبارک کا روزہ اس لیے چھوڑنا جائز نہیں کہ وہ کام کاج کرتا ہے، لیکن اگر کام کی بنا پر اسے مشقت اور عظیم ضرر پہنچے جس کی بنا پر اسے روزہ کھولنے پر مجبور ہونا پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں وہ روزہ کھول لے اور پھر غروب آفتاب تک بغیر کھائے پیئے ہی رہے، اور لوگوں کے ساتھ ہی عید منائے، اور جس دن اس نے روزہ توڑا تھا اس کی قضاء بعد میں کرلے" انتھی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (233/10).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (65803) اور (132438) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.